Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۳ صفر ۱۴۰۰ھ ۲ صلح ۱۳۵۹ھش ۲ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۲

# اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے تو الفضل خود خرید کر پڑھیں

## جماعتی نظام سے منظوری لئے بغیر کوئی احمدی کتاب نہ شائع کرے

## مجلس خدام الاحمدیہ نے بچوں کی کتب چھاپ کر بڑا اچھا کام کیا ہے

## اخباروں، رسالوں اور کتب کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا خطاب

(۱)

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تاکید کی ہے کہ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے تو الفضل خود خرید کر پڑھیں۔ حضور نے فرمایا اگر الفضل میں ایک بھی علیٰ پایے کا مضمون ہے یا کوئی ایک نئی بات شائع ہوتی ہے تو اسے لے کر پڑھنا ضروری ہے۔ اس لئے الفضل خود خرید کر پڑھیں ورنہ کسی ایک کام کی بات سے بھی اپنے آپکو محروم نہ رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب فرما رہے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ الفضل میں ہر مضمون اعلیٰ پایے کا ہونا چاہیئے حضور نے کہا کہ میں بھی کہتا ہوں۔ لیکن اگر الفضل میں ہر مضمون اعلیٰ پایے کا نہیں اور صرف بعض مضامین اعلیٰ پایے کے ہیں تو پھر بھی اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو اس سے بھی آگے جاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اگر اس میں ایک بھی مضمون اعلیٰ پایے کا ہے تو اسے لے کر پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک بھی مضمون ایسا ہے جس میں ایک بھی بات ایسی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو بھی اس کو ضائع نہ کریں۔

حضور نے اس سلسلہ میں اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت میں جو روزنامہ اور دیگر رسائل چھپتے ہیں شاید ان پر پوری توجہ نہیں کی جا رہی یا موجودہ حالات میں اتنے اور ایسے آدمی نہیں مل رہے جو ہماری زندگی اور ذمہ داریوں کے مطابق لکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے باوجود ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ یورپ اور برطانیہ میں اگر کوئی شخص ایک بھی چھپی ہوئی صداقت قوم کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ اسے سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اگر دس کروڑ آدمیوں میں سے دس ہزار آدمی ایک ایسی صداقت پائیں تو گویا اس قوم کے پاس دس ہزار نئے علوم کا خزانہ جمع ہو گیا۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ اگر آپ کوشش کریں تو ساری کمزوریوں کے باوجود ایک بات تو ایسی ضرور بتا دیں گے ہر ایشو میں، جو کہ پہلے سے اس رنگ میں معلوم نہیں تھی جس رنگ میں اسے شائع کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ الفضل روزانہ چھپتا ہے اس میں اگر ایک بات بھی ایسی ملے جو آئندہ زندگی میں حسن پیدا کرنے والی ہو تو اسے لیں۔

حضور نے اس بارے میں مزید فرمایا کہ احیائے اسلام کے لئے اس قسم کی بہت سی باتوں کا لوگوں کے ذہن میں اتارا جانا ضروری ہے اس لئے جماعتی اور نیم جماعتی اخباروں کو خریدنا اور پڑھنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے یورپی ممالک کے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حیران ہوں گے کہ اگر آپ ٹرین میں سوار ہوں تو مزدوروں نے بھی ہاتھوں میں اخبار پکڑا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ میں اپنے ساڑھے تین سالہ دور طالب علمی میں کسی شخص کو دوسرے سے اخبار مانگتے نہیں دیکھا۔ حضور نے فرمایا کہ خرید کر پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ کم از کم اس حصہ میں تو ضرور یہ عادت پیدا ہو جو کہ اس وقت براہ راست (باقی صفحہ پر)

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

انفلوئنزا کا اثر ابھی باقی ہے جس کی وجہ سے ضعف ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

---

جلسہ سالانہ کے بعد چھاتی کی تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے اور بخار بھی ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے علاج شافی میسر فرماوے۔

بشارت الرحمٰن

ناظر تعلیم و صدر مجلس کارپرداز

---

## نمایاں کامیابی

بورڈ آف ہومیوپیتھک سسٹم آف میڈیسن پاکستان کے امتحان ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس (ہومیوپیتھک) میں مکرم محمد صادق صاحب ابن مکرم نظام الدین صاحب باب الابواب ربوہ نے ۲۱۱/۵۰۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ محمد صادق صاحب موصوف پنجاب ہومیوپیتھک میڈیکل کالج فیصل آباد میں جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے سالانہ امتحان میں ہر سال اول پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محمد صادق صاحب موصوف کو یہ کامیابی مبارک فرمائے اور آئندہ زندگی میں مزید کامیابیوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ صفر ۱۴۰۰ھ
۲ صلح ۱۳۵۹ ہش

# خدائی نشان کے مہتم بالشان ظہور کا پُرکیف تذکرہ

ہمارے مقدس و بابرکت ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوران ایک انتہائی پرکیف و پُرسرور موقع ایسا آیا کہ جس نے آن کی آن میں ہزاروں ہزار سامعین کی کایا پلٹ کر انہیں ایک اور ہی عالم میں پہنچا دیا اور وہ نزولِ رحمت پروردگار کا مشاہدہ کر کے ایسے مست و بے خود ہوئے کہ وہ عجب والہانہ انداز میں مسلسل اللہ اکبر کے نعرے بلند کرنے لگے اور کرتے ہی چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے اس اجتماعی ذکر سے ایک ایسا سماں بندھا کہ جو بجائے خود ایک انقلاب انگیز نشان کی صورت اختیار کر گیا۔

وہ انتہائی پُرکیف و پُرسرور موقع جس میں ہزاروں ہزار سامعین کو نزولِ رحمتِ پروردگار کا مشاہدہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ والہانہ انداز میں نعرے بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا بلند آہنگ اعلان کرتے اور اپنے عجز و نیاز اور لاشئی محض ہونے کا اظہار کرتے چلے گئے ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطاب کے دوران اس وقت پیدا ہوا جب حضور نے تحدیثِ نعمت کے رنگ میں ایک مہتم بالشان آسمانی بشارت کے حال ہی میں پورا ہونے کا وجد آفرین انداز میں تذکرہ فرمایا۔ حضور نے جماعت کو سائنسی علوم میں ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا بطور خاص ذکر کیا کہ:

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے"

اور پھر نوبل انعام یافتہ مشہور عالم عظیم پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے عظیم سائنسی کارنامہ کے ذریعہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کر کے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو مائیک کے سامنے آکر سامعین سے خطاب کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

جونہی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سٹیج پر مائیک کے سامنے تشریف لائے تو وسیع و عریض جلسہ گاہ کے آخری کناروں تک پھیلے ہوئے ہزاروں ہزار اور اَن گنت و بے شمار سامعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس متبع کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جس کے ذریعہ ایک آسمانی پیشگوئی کا نہایت مہتم بالشان ابتدائی ظہور عمل میں آیا ہے یکدم کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عجب والہانہ انداز میں "اللہ اکبر! اللہ اکبر!" کے نعرے بلند کرنے شروع کر دئے۔ یہ فلک شگاف نعرے جن سے وسیع و عریض جلسہ گاہ اور اُس کا پورا ماحول گونج اُٹھا اپنے صادق الوعد خدا کے حضور اُس کے فضلِ نمایاں اور رحمت بے پایاں کے نزول پر جذباتِ تشکر کا ایک ایسا والہانہ اظہار تھے جس نے پورے مجمع کو مست و بے خود بنا دیا اور اخلاص و وفا کے پُتلے فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے۔

اس حال میں کہ ہزاروں ہزار سامعین اپنی اپنی جگہ کھڑے فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے والد محترم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی ڈائری میں سے آج سے پندرہ سال پہلے کی درج شدہ ایک تحریر پڑھ کر سنائی۔ اس میں حضرت چوہدری صاحب مرحوم نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے مرسلہ ایک خط کا اقتباس درج کیا تھا جس میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے رقم فرمایا تھا کہ میں ــــ "عزیز پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق دُور افق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھتا ہوں"۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رقم فرمودہ اس فقرہ کا (جو خود اپنی ذات میں ایک پیشگوئی کا حامل تھا) سُننا تھا کہ سامعین نے ایک بار پھر "اللہ اکبر! اللہ اکبر" کے نعرے لگانے شروع کر دئے اور فضا پھر نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھی۔ جب نعروں کا سلسلہ تھما تو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا:۔

"میں اُس پاک ذات کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اُس نے امام وقت کی، میرے والدین کی اور جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور عالمِ اسلام اور پاکستان کے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا"۔

یہ کہنے کے ساتھ ہی محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بڑے پُرجوش انداز میں "پاکستان زندہ باد" کا نعرہ بلند کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی زبان سے نعرہ بلند ہونے کی دیر تھی کہ ہزاروں ہزار سامعین نے اُسی والہانہ انداز میں "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کر دئے اور فضا دیر تک "پاکستان زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے گونجتی رہی۔

ہر چند کہ سامعین کا جوش اور ولولہ نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا تھا لیکن مشیتِ الٰہی اسے ابھی مزید عروج پر پہنچانا چاہتی تھی۔ چنانچہ جب ڈاکٹر صاحب موصوف مختصر خطاب فرمانے کے بعد اپنی نشست پر واپس جا بیٹھے اور حضور ایدہ اللہ نے اپنا خطاب پھر جاری فرمایا تو حضور نے اظہارِ تشکر کے طور پر یکے بعد دیگرے چھ نعرے بلند کئے جو علی الترتیب یہ تھے (۱) خانہ کعبہ زندہ باد (۲) پاکستان زندہ باد (۳) محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد، خاتم النبیینؐ زندہ باد (۴) مسیح موعودؑ زندہ باد (۵) اسلام زندہ باد (۶) سب سے بڑا اور سب سے پہلا نعرہ اللہ اکبر۔ حضور ایدہ اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں کے تعلق میں ان میں سے ہر نعرہ کی پہلے حکمت پر روشنی ڈالتے اور پھر نعرہ بلند فرماتے۔ حضور کے نعرہ بلند کرنے کے ساتھ ہی سامعین بھی پورے جذبہ و جوش سے وہی نعرہ بلند کرتے۔ اس طرح دیر تک فضا ان انتہائی پُرحکمت نعروں کی پُرجوش آوازوں سے گونجتی رہی۔ چھٹا اور آخری نعرہ۔ "اللہ اکبر" تو حضور نے یکے بعد دیگرے پانچ مرتبہ بلند کیا اور سامعین بھی ساتھ کے ساتھ یہی نعرہ بلند کرتے چلے گئے۔ اس طرح احباب کی وارفتگی اور کیف و سرور کا عالم فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا گیا۔

یہ ایک ایسا سماں تھا کہ جو بجائے خود ایک مہتم بالشان نئے اور تازہ نشان کی وجد آفرین شان کا حامل تھا۔ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے دلوں کی حالت کو بدل کر رکھ دیا۔ دل عجز و نیاز، شکر و امتنان اور روحانی کیف و سرور سے بھر گئے جس کے زیر اثر روحوں کو بالیدگی، قلوب کو نئی جلا، ایمانوں کو نئی مضبوطی اور خدمتِ دین کے عزائم کو نئی پختگی نصیب ہوئی اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ بلاشبہ یہ ایک وقت اصفا تھا جس نے دلوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ یہ ایک طیب و شیریں ثمر ہے ہمارے امسال کے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کا جس کی شیرینی اور لطافت سے وہ ہزاروں ہزار احمدی (مرد اور خواتین) جنہیں اس میں شرکت کی سعادت ملی لطف اندوز ہوتے چلے جائیں گے۔ اور اس کی یاد ذہنوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے مقدس موقع پر نئے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسا کر دلوں کی سیرابی اور سیری کا سامان کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ؎

# تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۲ جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دیدیا جائے گا"۔

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید اشاعت اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفین زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتی ہے۔ نیز احبابِ جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے "وقفِ جدید" کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظم مال وقفِ جدید

**درخواستِ دُعا:** ۔ عاجز کے والد محترم محمود احمد صاحب اے ٹی سی۔ آئی کھیوڑہ ضلع جہلم گذشتہ پندرہ روز سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور آئی سی آئی ہسپتال کھیوڑہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد کیشیئر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ سیلز آفس کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# انڈونیشیا میں تعلیمی و تربیتی و تبلیغی دورے

- دو نئی جماعتوں کا قیام
- انیس ۱۹ افراد کا قبولِ احمدیت
- بالی میں مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد
- ڈپٹی کمشنر اوجونگ پاڈنگ اور گورنر مالی سے ملاقات اور اسلامی کتب کی پیشکش

مرتبہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج جماعت ہائے انڈونیشیا

یکم اکتوبر کو دورے کی تاریخ مقرر تھی کہ تین دن قبل خاکسار کو داڑھ میں شدید درد شروع ہوگئی۔ اب میں نے خیال کیا کہ اگر ڈاکٹر کے پاس گیا تو ممکن ہے وہ نکالنے کے لئے کہے اور میرے پروگرام میں روک بن جائے۔ اس لئے خاکسار ڈاکٹر کے پاس نہ گیا۔ اور مقررہ تاریخ کے مطابق جاکرتہ سے مناڈو کے لئے روانہ ہوگئے۔ جو تقریباً دو گھنٹے کا ہوائی سفر تھا۔

ہوائی اڈے پر مکرم معلم محمد طاہر احمد صاحب اور احباب جماعت حاضر تھے سب سے ملکر خوشی ہوئی۔

شہر مناڈو میں جس کی آبادی ۳ لاکھ کے قریب ہے ۴ افراد پر مشتمل ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مکرم یحییٰ پونتو صاحب کے یہاں پر کافی غیر از جماعت رشتہ دار ہیں آپ کا ایک بھتیجہ جس کا نام یوسف ہے۔ اور طالب علم جامعہ احمدیہ عزیز ظفر اللہ کا بڑا بھائی ہے یہاں رہتا ہے۔ اس کے گھر میں دو رات تبلیغی تعلیمی و تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ احباب جماعت کے علاوہ بیش غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ ہم تینوں نے لیکچر دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا۔ اور حاضرین جن میں یونی ورسٹی کے طلباء بھی تھے انہوں نے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ یہ پروگرام رات بارہ بجے تک دلچسپی سے قائم رہا۔

یہاں پر مکرم یحییٰ پونتو صاحب کی ایک احمدی رشتہ دار عورت ہے۔ جس کا خاوند غیر از جماعت پولیس افسر ہے۔ انہوں نے ہمیں اپنے ہاں کھانے پر بھی مدعو کیا۔ وہ ہمیں اپنی مسجد میں لے گئے جہاں انہوں نے ہمیں تمام اسلامی تعلیمات بیان کرنے کے لئے کہا۔ لیکن ہمارے معلم مکرم محمد طاہر احمد صاحب کو انہوں نے مستقل دعوت دی کہ وہ اکثر یہاں آکر ہمیں اسلامی تعلیمات سکھلاتے رہیں۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس معلم کے ذریعہ وہاں پر تبلیغ کا راستہ کھول دے آمین۔ وہاں پر ابھی جماعت کی اپنی مسجد نہیں ہے گو پریذیڈنٹ مکرم عبدالحیات جعفر صاحب نے اپنے لئے ایک جگہ خریدی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا اگر ہماری جماعت کے لئے ایک الگ مستقل معلم دیا جائے۔ تو میں مسجد بنا دوں گا۔

گو ہم نے اپنے معلم کو کہا ہے کہ وہ اکثر یہاں آتا رہے۔ مگر ابھی ہم ان کی یہ آرزو پوری نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے پاس معلمین کی کمی ہے اور معلم محمد طاہر احمد صاحب دو اور بڑی جماعتوں میں بھی کام کرتے ہیں جو مناڈو سے دو صد اور اڑھائی صد کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہیں۔

مناڈو سے ہم Matabai (Kota Mukbajik) گئے جو وہاں سے دو صد کیلومیٹر کے فاصلہ پر موٹر کا راستہ ہے۔ یہ سفر چار گھنٹے میں طے ہوا۔ یہاں پر ایک صد بیالیس افراد پر مشتمل ایک بڑی اور پرانی جماعت ہے۔ ایک بڑا مسجد ہے۔ ۱۹۴۹ء میں مکرم یحییٰ پونتو صاحب کے ذریعہ سے بارہ افراد نے بیعت کی اور جماعت قائم ہوئی۔ یہاں پر ہم نے تین دن اور چار راتیں قیام کیا۔

رات کو مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے دس گیارہ بجے تک ہم تینوں نے تعلیمی اور تربیتی و تبلیغی نصائح بیان کیں۔ دوسری رات مجلس عاملہ کی میٹنگ بلائی گئی۔ حسابات چیک کرائے گئے۔ اور ضروری تجاویز اور کمیوں کو پورا کرنے اور بعض کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تیسری رات کے اجلاس میں احباب جماعت کے علاوہ ۲۵ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ سوالات کئے جن کے مناسب و موقع جوابات دیئے گئے۔

## موضع (Konram) میں نئی جماعت کا قیام

مورخہ ۶ ۱/۲ ۷۹ بروز جمعہ (Matabai) سے پچاس کیلومیٹر کے فاصلہ پر موضع (Konram) میں گئے جو اسی سال مارچ ۱۹۷۹ء سے اب تک یکصد دس افراد پر مشتمل نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور زیادہ تر خدا تعالیٰ کے فضل اور ہمارے معلم مکرم محمد طاہر احمد صاحب کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ وہاں خاکسار نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا مقصد اور آپ کی سچائی کے بعض ضروری دلائل بیان کئے۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم یحییٰ پونتو صاحب اور مکرم عبدالمنان صاحب نے بھی لیکچر دیئے۔

## بیعت

ازاں بعد نو افراد نے بیعت کی جن میں ایک وہاں کے نمبردار صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی ہیں۔ نمبردار صاحب ایک فوجی آدمی ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ اور ہمارے وہاں پہنچنے پر استقبالیہ تقریب میں اچھے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہر وہ جماعت جو حکومت کی وفادار ہو۔ اور اپنے دعویٰ کو امن کے ساتھ پیش کرے اسے ہم پسند کرتے ہیں۔

جب ہم اس گاؤں میں وارد ہوئے تو بچوں نے ایسے اشعار سریلی آواز میں پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ آؤ ہم اکٹھے ہوکر نماز ادا کریں اور اپنی زبان میں اسلام و احمدیت زندہ باد وغیرہ کے نعرے بھی لگائے۔ یہ نہایت ہی پُراثر منظر تھا کہ ایسے دور دراز علاقوں میں بھی حضرت علیہ السلام کی آواز پہنچ رہی ہے۔ اور لوگ لبیک کہہ رہے ہیں۔

یہ نئی جماعت اچھی مستعد ہے اور اب اپنی مسجد بنانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ اور امید ہے کہ عرصہ قریب میں وہاں مزید ترقی ہوگی انشاء اللہ۔

Malabai میں رات کے پروگرام کے علاوہ صبح ڈپٹی کمشنر صاحب سے ملنے کی کوشش کی گئی۔ مگر انہوں نے اپنی مصروفیت کے باعث دفتر مذہب کے ہیڈ کو اپنا قائمقام بنایا۔ دفتر مذہب کے افسر کو مل کر ہم نے کتب پیش کیں اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور مقصد وغیرہ بیان کئے۔ انہوں نے اپنے دفتر کے تمام عملہ کے ساتھ ہماری باتوں کو توجہ اور غور سے سنا۔ اور شکریہ کے ساتھ کتب وصول کیں۔

ایک پولیس افسر سے بھی ملاقات ہوئی کیونکہ جماعت موتو بوئی نے تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کے لئے درخواست کی ہوئی تھی اس لئے پولیس افسر نے ہمیں اپنے دفتر میں بلایا اور حالات دریافت کئے۔ مکرم یحییٰ پونتو صاحب نے تفصیل سے جماعتی حالات بیان کئے اور کتب پیش کیں۔ جس پر اس نے جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دے دی۔

مورخہ ۷ ۱/۲ ۷۹ بروز ہفتہ موتو بوئی سے ہم Bulangitang میں گئے جو پچاس کیلومیٹر موٹر کا راستہ اور ۴۰ کیلومیٹر سمندر کا راستہ ہے۔ یہ سمندری راستہ ایک چھوٹی کشتی میں چھ گھنٹے میں ہوا۔ یہ مکرم یحییٰ پونتو صاحب کی جائے پیدائش ہے۔ اور یہاں آپ کے بھائی مکرم احمد صاحب جو عزیز ظفر اللہ طالب علم جامعہ احمدیہ کے والد ہیں رہتے ہیں۔ یہاں پر مکرم یحییٰ پونتو صاحب نے چھوٹی عمر میں خواب میں حضرت علیہ السلام کو دیکھا اور حضور نے فرمایا ہم تم کو عرفان سکھلائیں گے پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو قادیان جانے اور وہاں پر سات سال تک تعلیم حاصل کرنے کے مواقع اور سامان پیدا فرمائے اور پھر آپ کے ذریعہ ہی اس علاقہ میں احمدیت قائم ہوئی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

یہاں پر ہم نے ایک دن اور دو رات قیام کیا۔ یہاں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے کافی غیر از جماعت رشتہ دار ہیں جو رات کو مکرم احمد صاحب کے مکان پر آئے اور رات بارہ بجے تک سوالات وجوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک عرب بھی آئے جو کافی دیر سے وہاں رہ رہے ہیں۔ انہوں نے بھی کئی سوالات کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

یہاں پر بھی ترقی کا امکان ہے۔ لیکن حکومت کے نچلے افسران کو بعض لوگوں نے غلط فہمی میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے مکرم احمد صاحب کی احمدیہ کتب ضبط کی ہوئی ہیں۔ مکرم یحییٰ پونتو صاحب کوشش کر رہے ہیں کہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے۔

یہاں پر تحصیل دار صاحب کے گھر جاکر ملاقات کی۔ جماعت احمدیہ کے عقائد اور حالات تفصیلی طور پر بتائے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مجھے پہلے جماعت احمدیہ کے تفصیلی حالات کا علم نہیں تھا۔ آئندہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق کسی امر کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت یہ حالات مدد دیں گے۔ ان کو ہم نے کتب بھی پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔

مورخہ ۹ ۱/۷۹ بروز منگل ہم Bulangitang سے مناڈو کے لئے روانہ ہوئے اور رات کو دس بجے وہاں پہنچے۔ چونکہ ٹرانسپورٹ کا انتظام اچھا نہیں تھا۔ اس لئے سارا دن تقریباً کشتی اور موٹر کے سفر پر رہے۔ اور کافی وقت انتظار میں بھی رہے۔

مورخہ ۱۰ ۱/۷۹ بروز بدھ رات کو مکرم یوسف صاحب کے گھر مکرم یحییٰ پونتو صاحب کے ۲۵ کے قریب غیر از جماعت رشتہ دار جمع ہوئے جن میں سے بعض پروفیسر اور بعض یونیورسٹی کے طلباء بھی تھے۔ ہم تینوں نے جماعتی معلومات اور مساعی کے بارے میں لیکچر دیئے۔ پھر سوالات اور جوابات کا سلسلہ رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔

مورخہ ۱۱ ۱/۷۹ بروز جمعرات ہم مناڈو سے اوجونگ پاڈنگ Ujung Padang گئے۔ جو وہاں سے ایک گھنٹے کا ہوائی سفر تھا۔ ایئرپورٹ پر مکرم منصور احمد صاحب لوکل مبلغ اور احباب جماعت بھی حاضر تھے۔ سب سے ملکر خوشی ہوئی۔

یہ جماعت ۱۹۷۸ء میں مکرم صالح الشیبی المغربی صاحب کے ذریعہ قائم ہوئی اور اس وقت وہاں مرد عورتیں اور بچے ملاکر ۱۵۸ افراد ہیں۔ یہ جماعت بھی کافی مستعد ہے اور حتی الوسع تمام جماعتی تحریکات میں حصہ لے رہی ہے۔ مکرم منصور احمد صاحب لوکل مبلغ اچھا کام کر رہے ہیں۔

جماعت Ujung Padang میں ایک خصوصیت یہ دیکھی کہ ہر شخص کے دل میں یہ حسرت تھی کہ ہمارے یہ تینوں مہمان بھائی خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ ضرور ہمارے گھروں میں آئیں اور دعا کریں۔ اور ہم نے بھی حتی الوسع کوشش کی کہ ان کی اس آرزو کو پورا کیا جائے

مجلس عاملہ کی میٹنگ بلائی گئی۔ حسابات چیک کئے گئے۔ تمام سکرٹریوں سے رپورٹیں سنی گئیں اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

## بیعت

ایک رات عمومی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ہم تینوں نے تعلیمی و تربیتی و تبلیغی نصائح بیان کی۔ دو احباب نے بیعت کی۔ الحمد للہ

## ڈپٹی کمشنر سے ملاقات

شہر کے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی گئی۔ مختصر طور پر جماعت کی مساعی سے تعارف کرایا گیا۔ کتب پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ گورنر صاحب سے ملاقات کی کوشش کی گئی مگر اس دن وزیر صحت کے وہاں آنے کی وجہ سے وہ مصروف تھے۔ اس لئے ملاقات نہ ہو سکی۔

## موضع پارے پارے میں جماعت کا قیام

اوجونگ پاڈنگ سے ۱۵۰ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹے قصبہ موضع Pare Pare میں بذریعہ موٹر گئے۔ وہاں پر ہمارے ایک احمدی عمر عبداللہ کی تبلیغ سے دو خاندان کے آٹھ افراد بیعت کرنے کے لئے تیار تھے۔ ہم وہاں گئے۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے ادا کیں۔ کھانا کھایا مناسب نصائح بیان کیں۔ اور پھر آٹھ افراد کی بیعت لی الحمد للہ ان میں سے ایک اچھی عربی جانتے ہیں۔ ایک بڑے تاجر ہیں اور ایک نائب تحصیلدار ہیں۔ اب رپورٹ ملی ہے کہ وہاں پر مزید لوگ بیعت کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور ابھی مزید ترقی کا امکان ہے۔ اللھم زد فزد۔ مطلب یہ کہ موضع پارے پارے میں نئی جماعت کا قیام ہو گیا۔ الحمد للہ

وہاں سے تیس کیلومیٹر دور موضع Sinjai میں بذریعہ موٹر گئے۔ وہاں پر ہمارے ایک احمدی طالب علم کے والدین رہتے تھے۔ خیال تھا کہ وہ بھی بیعت کر لیں گے۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں خود کسی وقت اوجونگ پاڈنگ میں آکر بیعت کروں گا۔

رات کو جماعت اوجونگ پاڈنگ نے مسجد میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا۔ ہم تینوں نے مناسب نصائح بیان کیں۔ پریذیڈنٹ جماعت اور بعض اور دوستوں نے بھی اپنے تاثرات بیان کئے۔ بہرحال یہ جماعت اچھا کام کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ مزید ترقی دے آمین۔

## مسجد کا سنگ بنیاد

مورخہ ۱۴ ۱/۷۹ بروز اتوار اوجونگ پاڈنگ سے ہم ڈین پاسر کے لئے روانہ ہوئے جو پونے دو گھنٹے کا ہوائی سفر تھا۔ معلم عبدالرحمٰن صاحب اور احباب جماعت ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ سب سے ملکر خوشی ہوئی۔ یہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس میں اکتالیس افراد ہیں۔ یہاں آتے ہی ہم نے مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس پر تقریباً پانچ ملین انڈونیشین روپیہ کے اخراجات کا اندازہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس گھر کو مکمل کرے۔ اور یہ بہتوں کے لئے ہدایت اور برکت اور کامیابی کا موجب ہو آمین

گو یہ جماعت چھوٹی ہے۔ لیکن جماعتی تحریکات میں حصہ لے رہی ہے۔ اور مستعد جماعت ہے۔ مجلس عاملہ کی میٹنگ بلائی گئی۔ رپورٹیں سنی گئیں اور مناسب ہدایات دی گئیں۔

یہاں پر ایک دن تین پولیس افسروں اور ان کے عملہ کے ساتھ ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ جماعتی عقائد اور مساعی سے آگاہ کیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کا شائع کردہ لٹریچر انہیں پیش کیا گیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

(باقی)

# انسان کے معنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے۔ یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے۔ اور اسی مقام پر انسان اولوا الالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۶۸)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی سید ندیم احمد عمر ۱۹ سال کا ۲ دسمبر کو سکوٹر چلاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ میرے بھائی کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اسی طرح میری بہن مسز روبینہ مبشر بھی بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

رشید احمد نارتھ ناظم آباد کراچی

۲۔ خاکسار کی پھوپھی جان (ہمشیرہ محترمہ کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز لیجنڈ وکیٹ) ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری اور شدید ضعف محسوس ہو رہا ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یوسف ایاز ایاز باغ کھاریاں

۳۔ میرے والد محترم سید غلام محمد شاہ صاحب آف شاہ میڈیکو کچہری بازار فیصل آباد صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک ماہ کے لئے مکمل آرام تجویز کیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے

الحاج شاہد احمد شاہ
قائد مجلس دارالذکر فیصل آباد

## دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۶ ۱۲/۷۹ کو خاکسار کا بڑا لڑکا عزیز محمد احسن بعمر ۳ سال بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار شیخ محمد انور
قائد ضلع ملتان
ریلوے روڈ دیناپور ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

## پہلے روز کا دوسرا اجلاس

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد زیر صدارت محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے کی جس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب آف سکھر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔

### "حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور لنڈن کانفرنس اور اس کے عالمگیر اثرات"

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور لنڈن کانفرنس اور اس کے عالمگیر اثرات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں ایک حیّ و قیوم مبدا فیض یعنی خدا تعالیٰ کی زندگی اور دوسرے وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہے۔ یعنی ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جس سے اولین و آخرین نے فیض پایا اور جن کے فیض اور برکت سے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق ملی کہ وہ ایسی کوششوں میں لگی رہے جن سے خدا کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہو۔ اس غرض کے لئے گذشتہ سال لندن میں صلیب سے نجات کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی توحید کا قیام چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح آسمان پر مقام محمود حاصل ہے۔ اس طرح زمین پر بھی آپ کو مقام محمود حاصل ہو۔ وہ چاہتی ہے کہ اسلام دنیا میں غالب آجائے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ہمارے لئے اس وجہ سے اہمیت رکھتا ہے کہ یہ اس عقیدہ کا رد ہے جس کی بنا پر اس زمانہ میں اسلام پر حملہ ہوا۔ لندن کانفرنس ایک کڑی ہے احیاء دین اور اشاعت اسلام کے سلسلہ اور اس عظیم جدوجہد کی جو آج سے نوّے سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ شروع ہوئی۔

غلبۂ اسلام کی مہم کس طرح اور کن حالات میں شروع ہوئی؟ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل تمام مذاہب اسلام پر بڑی شدت سے حملہ آور تھے سب سے بڑا منظم اور طاقت ور حملہ عیسائیت کی طرف سے تھا۔ ان کو اسلام کے خلاف جوش ان کے اس عقیدہ نے دلایا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مر گئے اور آسمان پر چلے گئے۔ پادریوں نے اس عقیدہ کی تبلیغ ہندوستان میں کی اور کروڑہا کتب اسلام کے خلاف لکھیں۔ نتیجۃً صرف ہندوستان میں ہی کئی لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ اسلام کی اس کمزور حالت کے زمانہ میں اس کی حفاظت اور اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا آپ نے دنیا میں آکر یہ ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے وہ صلیب سے زندہ بچے۔ فلسطین سے کشمیر کی طرف ہجرت کی جہاں وہ اپنے مشن کی تکمیل کے بعد ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی موت مرے۔ وہ کشمیر میں مدفون ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے تاریخی حقائق اور واقعاتی شہادتوں کو ظاہر فرمایا جو دنیا کی نظر سے پوشیدہ نہیں اور اس طرح یہ شہادت دی کہ عقیدہ وہی صحیح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی اور ان کی کشمیر کی طرف ہجرت کی تحقیق و ثابت بیان کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے آپ کی طبعی موت سے متعلق قرآن کریم، احادیث نبویہ بزرگان سلف کی کتب کے متعدد حوالے پیش فرمائے اور پھر بعض واقعاتی اور تاریخی شہادتیں بیان کیں۔ جن سے یہ بات بوضاحت ثابت ہوتی تھی کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر وفات پائی اور پھر آسمان پر چڑھ گئے غلط ہی نہیں بلکہ عقل کے بھی خلاف ہے آپ نے بتایا کہ انہی عقائد کو مغرب میں تفصیل سے بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لندن کانفرنس کے انعقاد کی صورت پیدا کر دی۔ دنیا بھر سے جماعتہائے احمدیہ کے نمائندگان اس میں شریک ہوئے چیکوسلواکیہ۔ ڈنمارک۔ سپین۔ بھارت جرمنی اور انگلستان کے سکالرز نے اپنے اپنے مضامین پڑھے یا پڑھنے کے لئے بھیجے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خود اس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ عالمی پریس اور ذرائع ابلاغ نے متعدد اوقات میں اس کانفرنس کے بارہ میں لکھا اور بتایا کہ کئی مشہور اخبارات اور رسائل نے بہت عمدہ مضامین اور تبصرے لکھے۔ اور اس طرح کروڑہا انسانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

آپ نے بتایا یہ کانفرنس بہت سے الٰہی نشانات کی حامل تھی اور اپنے وسیع اور عالمگیر اثرات کی وجہ سے بہت اہمیت اور عظمت رکھتی تھی کہاں یہ کہ عیسائی یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ چند سال کے بعد زمین پر مسلمان دیکھنے کو نہیں ملے گا اور کہاں یہ حالت کہ عیسائیت کے گڑھ لندن میں یہ اعلان کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے اور کشمیر میں مدفون ہیں۔ اس موقعہ پر انگلستان کے چرچ کو دعوت دی مگر کسی نے سامنے آنے کی جرأت نہ کی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کانفرنس کا ایک خاص پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں جن محققین نے تقاریر کیں یا مقالے پڑھے ان میں ایک بات نمایاں تھی کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے متاثر ہو کر حقیقت کی تلاش کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ آج چرچ جو بات کہتا ہے وہ غلط ہے اور بات وہی صحیح ہے جو قرآن کریم نے بتائی ہے انگریز سکالر سکالر لفیڈ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی عقیدت کا اظہار بڑے زبردست الفاظ میں کیا اور کہا گو میں احمدی نہیں ہوں مگر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے عیسائیت کے اعتقادات کی عمارت کی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے جسمانی رفع کی کوئی حقیقت نہیں اور اس قسم کا واقعہ کبھی ظہور میں نہیں آیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا۔ یہ کانفرنس بفضل اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے جو اس صدی کے خاتمہ پر ظاہر ہوا۔ اور یہ کانفرنس علامت ہے غلبۂ اسلام کی سو احباب خوش ہوں کہ ان کی منزل قریب ہے وہ اپنی دعاؤں صدق و وفا اور قربانیوں کو اس مقام پر پہنچا دیں کہ غلبۂ اسلام کا خدائی وعدہ ان کی زندگی میں پورا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشارت دی ہے کہ

"آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے ..... سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

"ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

## جماعت احمدیہ اردن کے نمائندہ کی تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ اردن کے نمائندہ محترم طٰہٰ قزق صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے اردن کے احمدی بچوں مردوں اور عورتوں کی طرف سے حاضرین جلسہ کو محبت بھرا اسلام پہنچایا اور پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے اپنے فضل سے انہیں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ربوہ آنے، مرکز کی برکات سے مستفید ہونے اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ اور دوسرے احمدی احباب سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا میرا جس طرح یہاں استقبال کیا گیا ہے میں اس کے لئے اپنے بھائیوں کا انتہائی ممنون ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت اردن کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خلافت سے وابستہ اور اپنے فضل سے ترقیات [illegible] فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## فلسفۂ زکوٰۃ

محترم طٰہٰ قزق صاحب کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "فلسفہ زکوٰۃ" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا اسلام اپنے ماننے والوں میں ایسا جذبہ تسلیم و رضا پیدا کرنا چاہتا ہے کہ سب اپنی ضمیر کی آواز پر فاستبقوا الخیرات کے جذبہ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ حکمرانوں اور سربراہوں میں خیر خواہی۔ جذبۂ شفقت والفت اور ہمدردی و ایثار۔ معیاری کردار اور ذاتی نمونہ اتنا اعلیٰ اور نمایاں ہو کہ عوام ایسے محبوب حکمرانوں اور سربراہوں کے اشاروں پر کٹ مرنے پر تیار ہوں اور ان کی ایک آواز پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء راشدین کا نمونہ ایسا ہی ارفع اور اعلیٰ تھا اسی وجہ سے صحابہ اور ان کے بعد تابعین محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ ان کی زندگی میں ایثار و قربانی کی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں جبری احکام بہت ہی تھوڑے ہیں اور جو ہیں وہ بڑے آسان ہیں۔

محترم ملک صاحب نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرنا بہت بڑی نیکی اور ملک کی خوشحالی کی ضمانت ہے۔ جو قومیں ذخیرہ اندوزی اور مال جمع کرنے کی عادی ہیں اور قومی ضرورتوں اور رفاہ عامہ کے کاموں میں کھلے دل سے خرچ کرنے سے ہچکچاتی ہیں وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہیں جس ملک میں بخیل قوم بستی ہو بدامنی اور انتشار اس کے نصیب میں ہوتا ہے۔ انسان کے پاس جو مال ہے وہ اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اور اسی کی امانت ہے۔ اگر وہ اس کو واپس لینا چاہے تو خوشی اور انشراح کے ساتھ اس کے حکم کو ماننا چاہیئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی عین سعادت اور اللہ کے فضلوں کا مورد بننے کا یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔

محترم ملک صاحب نے فرمایا۔ انفاق فی سبیل اللہ کی کئی اقسام ہیں جن میں اجتماعی اور قومی ضروریات میں مال خرچ کرنا اور پھر بچت اور زائد از ضرورت مال سے خرچ کرنا شامل ہیں۔ آخر الذکر قسم کے آگے دو حصے ہیں۔ ایک خرچ طوعی ہوتا ہے اور ایک لازمی۔ لازمی خرچ کی اہم ترین قسم زکوٰۃ ہے کیونکہ وہ قلیل ترین اور کم از کم انفاق فی سبیل اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے ہر حال میں ضروری اور ابدی ہے۔ زکوٰۃ اس حالت میں بھی ضروری ہے جب معاشرہ کی تمام قومی اور انفرادی ضرورتیں پوری ہو رہی ہوں کیونکہ اس کی غرض اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالنا اور بخل و حرص کی جڑھ کاٹنا ہے۔ نیز اس مال میں جو دوسروں کا حق ہے وہ ادا کر کے مال کو پاکیزہ اور طیب بناتا ہے۔

زکوٰۃ بچت اور جمع شدہ دولت پر لگتی ہے گویا جمع شدہ سرمایہ پر یہ ایک بہترین قسم کا محصول ہے جس کے نتیجہ میں سرمایہ گردش کرتا ہے اور تقسیم دولت۔ کاروبار اور سرمایہ کاری کے رجحان کو اس سے فروغ ملتا ہے۔

محترم ملک صاحب نے فرمایا۔ زکوٰۃ کے لحاظ سے کچھ اموال تو ایسے ہیں جن کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بارہ میں صریح نص موجود ہے۔ اور اس پر تمام علماء متفق ہیں۔ اس قسم کے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے چاہے حکومت زکوٰۃ ادا کرنے کا مطالبہ کرے یا نہ کرے۔ ان اموال میں سونا چاندی۔ کرنسی۔ مویشی میں سے اونٹ گائے بھیڑ اور بکری اور زرعی پیداوار میں سے گندم جو اور کھجور ہیں سونا چاندی اور کرنسی اگر سال بھر پڑے رہیں اور مقررہ نصاب کے برابر ہوں تو بہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ سونا اور چاندی کا نصاب علی الترتیب ۲۰ دینار یعنی قریباً سات تولہ اور ۵۲½ تولہ ہے کرنسی کا نصاب مارکیٹ ویلیو کے مطابق مقرر کیا جائے گا۔ مویشی اگر سائمہ ہوں یعنی سرکاری چراہ گاہوں اور شاملات دیہہ میں چرتے ہوں۔ گھریلو چارہ وغیرہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ گندم جو کھجور۔ پانچ وسق (۲۲½ من) سے زیادہ ہوں تو جس دن پیداوار حاصل ہوگی اسی دن اس کی زکوٰۃ عشر یا نصف عشر کے لحاظ سے واجب ہوگی۔ صنعت و حرفت اور تجارت وغیرہ میں لگے ہوئے ایسے اموال پر زکوٰۃ نہیں جو کاروبار کی بنیاد مہیا کرتے ہیں مثلاً زمین مشینری۔ عمارات۔ آلات۔ بسیں۔ ٹرک اور ٹریکٹر وغیرہ۔ اثاث البیت۔ قرض پر دیا ہوا روپیہ۔ امانت غیر تابع مرضی۔ ضمانت کے طور پر جمع کرایا ہوا روپیہ۔ پراویڈنٹ فنڈ۔ گم شدہ روپیہ جو کئی سالوں کے بعد ملے۔ مرہون اشیاء۔ سونا چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کی کانیں۔ مائع برآمدات اوپر بیان کی گئی زرعی اجناس اور مویشیوں کے علاوہ اجناس اور مویشی۔ یہ سب غیر منصوص اموال ہیں۔ یہ چیزیں اگر افراد کی تحویل میں ہوں تو حسب حالات و ضروریات اسلامی حکومت ان پر زکوٰۃ عائد کر سکتی ہے۔

زکوٰۃ کا مال کہاں کہاں خرچ ہو سکتا ہے۔ محترم ملک صاحب نے فرمایا قرآن کریم نے مندرجہ ذیل آٹھ مصارف زکوٰۃ بیان فرمائے ہیں۔ (۱) فقراء۔ (۲) مساکین۔ (۳) کارکنان وصول و تقسیم زکوٰۃ۔ (۴) مؤلفۃ القلوب۔ (۵) الرقاب۔ (۶) غارمین۔ (۷) فی سبیل اللہ۔ (۸) ابن السبیل یعنی مسافر۔

اگر حالات متقاضی ہوں تو امام وقت ساری کی ساری زکوٰۃ ان میں سے کسی ایک مصرف پر بھی خرچ کر سکتا ہے۔

## جماعت ہائے سکنڈے نیویا کے نمائندہ کی تقریر

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ابراہیم موم ہالٹ ڈنمارک نے جماعتہائے احمدیہ سکنڈے نیویا کے نمائندہ کی حیثیت سے تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے ممالک سکنڈے نیویا یعنی ڈنمارک۔ سویڈن اور ناروے کی جماعتوں کے مرد و زن کی طرف سے حاضرین جلسہ کو محبت بھرا سلام پہنچایا اس کے بعد فرمایا۔ سکنڈے نیوین ممالک میں اسلام کی عمارت کی بنیادیں رکھی جا رہی ہیں۔ ۱۹۶۷ء میں پہلی مسجد یعنی مسجد نصرت جہاں ڈنمارک میں تعمیر ہوئی۔ دوسری مسجد یعنی مسجد ناصر سویڈن کا افتتاح ہو چکا ہے ناروے میں ایک مکان خرید لیا گیا ہے جو نمازوں کی ادائیگی کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

آپ نے بتایا ابھی ان ممالک میں احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے ۲۰۰ کے قریب احمدی ہیں۔ اس کے لگ بھگ تعداد میں پاکستانی احمدی وہاں موجود ہیں جو غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ۲۵ سال قبل ان ممالک میں مشن کا قیام عمل میں لایا گیا اس وقت سے لیکر اب تک قیمتی لٹریچر وہاں شائع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا لٹریچر پڑھا گیا۔ اور وہاں کے رہنے والوں کے اسلام کے متعلق خیالات کو اس نے بدل کر رکھ دیا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تک مقامی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کیا گیا۔ اور اسکی اشاعت وہاں بڑی کثرت سے ہو رہی ہے۔

## باغ احمدیت کے روحانی طیور اکناف عالم میں۔

مکرم ابراہیم لوم ہالٹ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد مبشر نے "باغ احمدیت کے روحانی طیور اکناف عالم میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفت احیاء کا ظہور ان کے ذریعہ ہوتا ہے۔ صدیوں کے نیند کے سوئے ان کی آواز پر بیدار ہوتے ہیں۔ جن بکے قویٰ مفلوج ہوتے ہیں۔ وہ ان کے دم سے پھر زندگی پاتے ہیں۔ وہ جو زندگی سے محروم ہوتے ہیں پھر ان کے ذریعہ حیات جاوداں پاتے ہیں قعر مذلت میں گرے ہوئے لوگوں کا قدم ان کی قیادت میں بلند مینار پر ہوتا ہے۔ محترم مولانا نے فرمایا اس زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھی دنیا میں یہ انقلاب بپا ہوا۔ آپ کی قوت احیاء سے لاکھوں روحانی مردے زندہ ہوئے۔ زندگی سے محروم لوگوں نے حیات نو پائی۔

آپ نے فرمایا۔ گھانا (مغربی افریقہ) میں مجھے قریباً ۲۵ سال تک اعلاء کلمۃ اللہ کا شرف حاصل ہوا سب سے پہلے ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ گھانا میں مشن کا قیام عمل میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی میں بہت برکت ڈالی۔ آپ کے بعد یکے بعد دیگرے حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم اور مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کو وہاں اسلام کی تبلیغ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مجھے بھی افریقی باشندوں کے درمیان لمبا عرصہ رہنے کا موقعہ ملا۔ مجھے انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق ان کے جذبات کا میں نے مشاہدہ کیا۔ احمدیت سے خلوص اور فدائیت کے نظارے دیکھ کر انسان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے وہ گیارہ ہزار میل مرکز سے دور رہتے ہیں۔ مادی آنکھوں سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ مگر وہ احمدیت کی خاطر اپنی جان مال اور وقت کی قربانی دے رہے ہیں عورتیں اسلامی رنگ میں پردہ کرنے لگ گئی ہیں۔ جلسہ سالانہ کا وہاں انعقاد ہوتا ہے۔ لوگ سینکڑوں میل کا سفر کر کے پیدل اور بسوں کے ذریعہ اپنی زبان میں یہ گیت گاتے ہوئے کہ "مسیح آگیا" "مسیح آگیا" شہر میں داخل ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب چندہ کی اپیل کی جاتی ہے تو وہ مالی قربانی میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہیں راتوں کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کرتے اور اپنے خالق کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو زندہ ایمان حاصل ہے۔ اور وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ اس لئے کوئی ابتلاء اور آزمائش انہیں راہ حق سے برگشتہ نہیں کر سکتی۔ حضور ایدہ اللہ وہاں تشریف لے گئے تو ان کی خوشی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# والٹفورڈ (انگلستان) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

(مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ مقیم لندن)

جماعت احمدیہ لوٹن و والٹفورڈ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے والٹفورڈ شہر کے مرکزی مقام پر واقع سینٹ مائیکل ہال (ڈربن روڈ) میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا۔ یہ بابرکت اور مقدس جلسہ ۴ر نومبر ۱۹۷۹ء کو بعد دوپہر منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سابق جج عالمی عدالت انصاف ہیگ نے سرانجام دیئے۔ مقررین کرام میں جناب صدر کے علاوہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال امام مسجد لندن و مبلغ انچارج احمدیہ مشن یوکے۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن اور مکرم محمود احمد مختار صاحب فاضل آف والٹفورڈ شامل تھے۔ مقامی دوستوں کے علاوہ لندن۔ ساؤتھ آل۔ گرین فورڈ۔ لوٹن بیڈفورڈ اور کرائیڈن سے تشریف لائے ہوئے احمدی احباب کرام نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کر کے جلسہ کی علمی و روحانی برکات سے فائدہ اٹھایا۔ منتظمین کی دعوت اور کوشش سے غیر احمدی دوستوں کی بھی ایک معقول تعداد جلسہ میں شریک تھی۔ اس طرح یہ تقریب نہ صرف احمدی احباب کی علمی اور روحانی تسکین کا ذریعہ تھی بلکہ غیر احمدی احباب کی کئی غلط فہمیوں کے ازالہ کا بھی موجب تھی اور سب سے بڑھ کر اتحاد بین المسلمین کا یہ ایک نہایت شاندار موقع تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

**جلسہ کی کارروائی:۔** شائع شدہ پروگرام کے مطابق ۳½ بجے بعد دوپہر مقررین کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے اور سامعین کے اپنی کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھ جانے کے بعد تلاوت کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جو کہ خاکسار نسیم احمد باجوہ نے کی۔ سورۃ یٰسین کا پہلا رکوع مع ترجمہ سنایا گیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "سید" یعنی "تمام جہانوں کے سردار" کے ممتاز و منفرد خطاب سے نوازا ہے۔ نظم مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف کرائیڈن نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ع وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ؛ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

تلاوت و نظم کے بعد محترم صدر مجلس نے مکرم محمود احمد صاحب مختار فاضل آف والٹفورڈ کا نام تقریر کیلئے پکارا۔ موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الوہیت کے مظہر اتم ہیں" آپ نے بتایا کہ دو وجودوں کا باہمی تعلق کئی قسم کا ہو سکتا ہے مثلاً خادم و مخدوم کا تعلق یا باپ اور بیٹے کا تعلق لیکن محبت اور قربت کا انتہائی مقام وہ ہوتا ہے جب ایک وجود دوسرے وجود کی محبت میں خود کو فنا کر دے۔ یہی وہ تعلق و مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات ارفع و اعلیٰ کے ساتھ تھا اور اسی لئے آپ الوہیت کے مظہر اتم قرار پائے۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پُر معارف شعر میں ہے۔

ع شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم ؛ آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و مرتبہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا بھلا کون جان سکتا ہے کیونکہ آپ اپنے آپ سے کچھ اس طرح جدا ہو گئے کہ احمد کا میم درمیان میں سے جاتا رہا اور باقی "احد" ہی احد رہ گیا۔

دوسری تقریر مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کی تھی۔ موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم" آپ نے بتایا کہ ارشاد ربانی ہے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کہ محبت و اتباع نبوی سے محبت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ اس ارشاد ربانی کی صداقت ہر زمانہ میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت وجود بھی اس فرمان الٰہی کی حقانیت کا ایک کھلا کھلا ثبوت ہے کیونکہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق میں فنا ہو کر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا عظیم انعام پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے کلام میں سے جو نہایت لطیف اور ایمان افروز اقتباسات پیش کئے گئے ان کا نقطہ عروج حضرت اقدس کا وہ پُر معارف عربی شعر ہے جس میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔ ع

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلَا تَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ ؛ یُبْدِیْ بِذِکْرِکَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ

کہ اے میرے حبیبؐ بے شک ایک دن میں اس دار فانی سے چلا جاؤں گا لیکن میری وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے کبھی نابود نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبر میں بھی میری آواز تیرے محبت بھرے ذکر سے ہی پہچانی جائے گی۔

تیسری تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن و مبلغ انچارج برطانیہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کا احترام قائم کیا"۔ ۴۵ منٹ کی جامع و مانع تقریر میں آپ نے سیرت نبویؐ کے متعدد ایمان افروز واقعات پیش کر کے اس امر کو ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے، عورت، غلام، مزدور، بوڑھے، یتیم، بیوہ، نادار غرضیکہ انسانیت کے کمزور طبقہ کا احترام قائم کیا بلکہ اس سے بڑھ کر دشمنوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک کا نمونہ پیش کر کے دشمن کے حقوق کی بھی پوری طرح حفاظت فرمائی۔ آپ کی تقریر کا لب لباب یہ ارشاد ربانی تھا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کہ اے رسولؐ ہم نے تجھے ہر طبقہ ہر قوم اور ہر زمانہ کے لئے مجسم رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ع محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام ؛ علیک الصلوٰۃ علیک السلام

چوتھی اور آخری تقریر خود صدر مجلس محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تھی۔ آپ نے باوجود پیرانہ سالی کے نہایت برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے مغربی مستشرقین کی شہادات سے اس امر کو نہایت حسن و خوبی سے واضح فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ایسی اعلیٰ اور ارفع ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کے پاک نمونہ کو خراج تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکے مثلاً ایک مغربی مصنف لکھتا ہے کہ جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ سیرت زندگی کے متعدد پہلوؤں پر مشتمل ہے کسی اور شخص کی نہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایسی اعلیٰ اور شاندار تھی کہ ہر خاص و عام کی طرف سے آپ کو "امین" کا لقب دیا گیا اور اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی سیرت کو دلیل صداقت کے طور پر پیش کرتے ہوئے آپ کی زبان مبارک سے اعلان کروایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اے لوگو! کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ کیا تم اس شخص کی صداقت میں شک کر رہے ہو جو ایک عرصہ دراز تک تمہارے اندر پاک سیرت کا شاندار نمونہ رہا ہے۔

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں ؛ لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ؛ لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

تقاریر کے اس ایمان افروز سلسلہ کے بعد جناب صدر مجلس نے اجتماعی دعا کروائی اور بعد ازاں تمام حاضرین کو جماعت احمدیہ لوٹن و والٹفورڈ کی طرف سے باوقار ضیافت پیش کی گئی۔

**اظہار تشکر:۔** سب سے پہلے ہم سب اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں مل جل کر ایسی مقدس اور برکتوں سے معمور تقریب منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی کیونکہ حدیث نبوی لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین کے مطابق ایک سچا مسلمان سب سے زیادہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے اور اسی محبت کا تقاضا ہے کہ اس قسم کی مجالس منعقد ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد جملہ منتظمین، مقررین کرام اور سامعین حضرات شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے مل جل کر اس بابرکت اور اہم تقریب کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا ؛ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

---

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس صفحہ ۶ سے آگے:۔

وہ خلیفۃ المسیح کی زیارت پر نازاں و فرحاں تھے۔ مصافحہ کرتے ہوئے حضور کا ہاتھ کوئی تھام لیتا تو اسے چھوڑنے کا نام نہ لیتا۔

محترم مولانا نے فرمایا۔ ان ابراہیمی طیور کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج کچی مساجد کی جگہ عظیم الشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ مشن ہاؤس بن رہے ہیں نہ صرف وہ اموال کی قربانی دے رہے ہیں بلکہ وقت خرچ کر کے اشاعت اسلام کر رہے ہیں چھٹی کے روز دور دور نکل جاتے ہیں اور احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے گھانین ربوہ میں تعلیم حاصل کر کے وہاں پہنچ چکے ہیں۔ گھانا کے موجودہ امیر اور مبلغ انچارج بھی گھانین ہیں۔

تقریر کے آخر میں فرمایا۔ آج جو آپ بلالی صفات رکھنے والے احباب (مندوبین جلسہ) کو اپنے درمیان دیکھ رہے ہیں یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے جو وعدے کئے تھے وہ برحق تھے۔ کچھ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور کچھ ہمارے بعد آنیوالے دیکھیں گے اور یہ برکت ہے خلافت کی۔ امام وقت نے ۱۹۳۶ء میں جب نوجوانان احمدیت کو مخاطب کر کے ہوئے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو خیرباد کہہ کر دنیا کے دور دراز گوشہ میں پھیل جاؤ تو بہت سے نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور دنیا کے مختلف علاقوں میں نکل گئے۔ آج ان ایثار پیشہ نوجوانوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

میری بات سُن رہا ہے۔

## کتب کے بارہ میں اہم ہدایت

حضور ایدہ اللہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے دورانِ سال چھپنے والی کتب کا ذکر کیا اور اِس ضمن میں فرمایا کہ جن مصنفین نے جماعت سے تعاون کیا اور جو قاعدہ بنایا گیا ہے کہ انفرادی طور پر کوئی احمدی کوئی کتاب نہیں لکھے گا جب تک کہ وہ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے منظوری حاصل کر لے، ان کے اشتہار بھی الفضل میں نے چاہئیں اور تقاریر میں ان کا ذکر بھی ہونا چاہیئے۔ لیکن جو شخص جماعت کے نظام سے تعاون کرنے کو تیار نہیں اس کو جماعت کے احباب کے پاس جا کر کتاب بیچنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جو طریق قائم کیا گیا ہے یہ بہت ضروری ہے عام لوگ شاید اِس کی اہمیت کو نہ سمجھ سکیں لیکن اگر اس کی اجازت دے دی جائے تو بہت سے فتنوں کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے مصنف کی انانیت کو ہم نے بہر حال توڑنا ہے۔

حضور نے اِس سلسلہ میں یہ نہایت اہم اور تاریخی ہدایت احباب جماعت کو دی کہ اُمّتِ مسلمہ کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے بڑا سخت اتحاد چاہیئے اور اس میں سُوئی کے ناکے کے برابر بھی رخنہ نہیں ہونا چاہیئے۔ میرے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ نظام کی پابندی کریں اور دیواریں پھاند کر گھروں میں داخل نہ ہوں بلکہ مقررہ دروازوں سے اندر آئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس ضمن میں ہفت روزہ "لاہور" لاہور کی کارکردگی کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ایک پرائیویٹ اخبار ہے کسی اور پر اپنی تحریر کی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ بہت اچھا بھی لکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جتنا اچھا کام کر رہا ہے اس سے نصف بلکہ اس سے چوتھا حصہ بھی اگر اس کی کارکردگی ہو تو اسے لینا چاہیئے۔ اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے دیگر نیم جماعتی رسالوں کے متعلق فرمایا کہ تحریکِ جدید، انصار اللہ، خالد، تشحیذ الاذہان، مصباح ہیں میں کہتا ہوں ان کو خریدو۔

## خدام الاحمدیہ کے کام کی تعریف

حضور ایدہ اللہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت کے تحت بچوں کے لئے چھپنے والی سات کتابوں کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا اور فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے اب ایک بڑا اچھا کام کیا ہے۔ گو وہ ابھی ضرورت کا ہزارواں حصہ پُورا کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بچوں کے پڑھنے کی کتب ہیں لیکن جو بچہ پڑھ نہیں سکتا وہ سُن تو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کتابیں سوانح حضرت خلیفہ اوّلؓ، پیارے اسلام کی پیاری باتیں، پیارے مہدی کی پیاری باتیں، سوانح مصلح موعودؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں، سیرت حضرت مسیح موعودؑ وغیرہ ہیں۔ حضور نے اِن کتب کو ہاتھ میں لے کر بلند کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سات کتب ہیں مجھے اِس قسم کی سات نہیں سات ہزار کتب چاہئیں۔ صرف اُردو میں نہیں بلکہ ہر زبان میں چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ تاریخِ اسلام میں اتنے حسین واقعات ہیں کہ ان پر لاکھوں کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ حضور نے لکھنے والوں کو کہا کہ وہ آگے آئیں اور لکھیں۔ حضور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر آپ آگے آئیں اور خریدیں تاکہ لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک دو سال کے اندر اندر مجھے سات ہزار ایسی کتب پھر ان کے جرمن، سپینش، اٹیلین، انگریزی، یوگوسلاوین، ہنگیرین، پولش اور عربی اور افریقی زبانوں میں تراجم چاہئیں۔

حضور نے بتایا کہ صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل کتاب ESSENCE OF ISLAM کے نام سے ۳۲۸ صفحات پر مشتمل بڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے جس کی قیمت ڈھائی پونڈ ہے جو کہ نہایت اچھے گٹ اَپ پر بہترین مطبع میں چھاپی گئی ہے۔ اِس کے علاوہ غانا میں دس ہزار انگریزی ترجمہ قرآن، امریکہ میں بہت اچھے کاغذ اور پرنٹنگ کے ساتھ ۲۰ ہزار کی تعداد میں چھپا ہے۔ اِس کے علاوہ انڈونیشی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے، سواحیلی زبان اور یوگنڈا کی زبان میں بھی ترجمہ ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ESSENCE OF ISLAM کی طرز کے زیادہ سے زیادہ رسائل شائع کئے جائیں تاکہ انگلستان، افریقہ اور آسٹریلیا کے لوگ بھی ان سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

---

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

# دُعائے مغفرت

محترم ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب بتاریخ ۱۲/۹ بوقت شب تقریباً ۱½ بجے لاہور میں بمقام کوٹھی ۳/۱ ٹیمپل روڈ انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے والد محترم سید فضل شاہ صاحب مرحومؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضور نے مورخہ ۱۲/۹ بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ مرحوم کے ورثاء میں ایک بیوہ جو مکرم قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں اور تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔

مرحوم مخلص، علم دوست، بہت لائق اور قابل معالج ہونے کے علاوہ بیوہ اور یتیموں کی پرورش کرنے والوں میں سے تھے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(نذر احمد خان کارکن امور عامہ)

ضروری اطلاع

جن احباب نے طاہر آباد میں بی بی امۃ المتین صاحبہ کی زمین میں سے بذریعہ احمد اسٹیٹ، پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں ان کی پلاٹ بندی ہو گئی ہے براہِ کرم ۱۵ر جنوری ۱۹۸۰ء تک وہ کسی وقت تشریف لا کر اپنے پلاٹ پر قبضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ادارہ ہذا ذمہ دار نہ ہوگا۔

المشتہر احمد اسٹیٹ اینڈ پراپرٹی ڈیلر
انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵

ہر قسم کی انگریزی ادویات کا مرکز
صحیح تشخیص ——— مناسب علاج
پروپرائٹر۔ بشیر احمد نسیم بھٹی
بھٹی میڈیکل ہال ریلوے روڈ۔ ربوہ
نزد ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
ریلوے روڈ (رحمت بازار) ربوہ

ضروری اعلان
دفتر فیلڈ اسسٹنٹ زراعت سابقہ چھوڑ دیا ہے اب ۹ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک دفتر وکیل الزراعت تحریکِ جدید میں مل سکتے ہیں۔
عبد الحمید

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ